

بسمہ سبحانہ و بزم کرولیہ

## ہماری کتابیں

میر مراد علی خان

تین علماء کرام نے پانچ عظیم ترین کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔

ابو جعفر محمد یعقوب کلینیؒ..... ولادت ۲۵۰ھ اور وفات ۳۲۹ھ..... کتاب الکافی

شیخ محمد بن علی بن حسین بابویہ قمیؒ موسوم شیخ صدوقؒ ولادت ۳۰۶ھ متوفی ۳۸۱ھ کتاب من لایحضرہ الفقیہ، مدینۃ العلم تصنیف فرمائی جو دس جلدوں پر مشتمل تھی لیکن اب وہ وہ کتاب ناپید ہے یہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ سے بڑی تھی۔

شیخ محمد بن حسن الطوسیؒ شیخ الطائفہ، ولادت ۳۸۵ھ متوفی ۴۶۰ھ کتاب تہذیب الاحکام اور الاستبصار تصنیف فرمائی ہیں۔

چونکہ صرف چار کتابیں ہی دستیاب ہیں اس لئے ان کتابوں کو کُتُب اربعہ کے نام سے موسوم کیا گیا جو ہمارے مکتب اہل بیت کی عظیم الشان تصانیف ہیں۔ حالانکہ ان کتابوں کا مرتبہ نہایت بلند ہے مگر انہیں کبھی بھی لفظ ”صحیح“ سے نہیں نوازا

گیا۔ یعنی کبھی بھی صحیح کافی، یا صحیح تہذیب الاحکام وغیرہ نہیں کہتے اور نہ کسی کے بارے میں یہ دعویٰ کہ یہ کتاب بعد کتاب باری ہیں۔ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) حضرت امام عصر عجل اللہ شریف نے یہ فرمایا: اما ما قیل من

المہدی علیہ السلام قال ان الکافی کاف لیشیعتنا فانہ قول مجہول راویہ ولم یسم أحد اسمہ ویدل علی

بطلانہ تالیف مائة کتب الحدیث بمدرسة اهل البيت بعد الکافی مثل من لایحضرہ الفقیہ، مدینۃ العلم، تہذیب

الاحکام والاستبصار، البحار، و وسائل الشیعة و جامع احادیث الشیعة الی غیرہا۔

یہ جو کہا گیا کہ امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کتاب کافی ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے یہ قول مجہول اس کا

راوی نامعلوم اور نہ کسی نے بھی راوی کا نام تک نہیں بتلایا۔ اور اس قول کے باطل ہونے کی یہ دلیل ہے کہ کتاب کافی

کے بعد سینکڑوں کتابیں مکتب اہل بیت میں تالیف ہوئیں جیسے: من لایحضرہ الفقیہ، مدینۃ العلم، تہذیب الاحکام

، والاستبصار، بحار الانوار، و وسائل الشیعة و جامع احادیث الشیعة وغیرہ؛ علامہ مرتضیٰ عسکریؒ طاب ثرہ (عربی) معالم

المدرستین ج ۳ ص ۳۸۳، (اردو ترجمہ علامہ جوادیؒ ”خطائے اجتہادی کی کرشمہ سازیاں) ص ۲۵۲۔

## الکافی

مکتب اہل بیت کا دعویٰ ہے کہ اُس نے اللہ کی کتاب کے علاوہ کسی بھی کتاب کو کسی طرح بھی صحیح کا درجہ نہیں

دیا۔

کتاب کافی جو ۸ جز پر مشتمل ہے جس میں (۷) جز دو حصوں میں تقسیم ہے (۱) اصول کافی (۲) فروع کافی، آٹھواں حصہ روضہ کے نام سے منسوب ہے۔

اصول کافی:- دو جلدوں میں ہیں جس میں کتاب العقل سے شروع ہو کر فضائل قرآن اور عقائد سے متعلق احادیث ہیں۔ فروع کافی:- یہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں طہارت سے لے کر دیت سے متعلق احادیث ہیں۔

روضہ:- یہ ایک جلد میں ہے جس میں خطوط، خطبات اور واقعات سے تعلق رکھنے والی روایات مذکور ہیں۔

کتاب الکافی کے بنیادی عنوانات (۳۴) حصوں میں ہیں۔ ہر ایک کے عنوان کو لفظ کتاب سے نوازا گیا ہے۔

جیسے پہلی جز میں:- (۱) کتاب العقل والجهل، (۲) کتاب فضل العلم، (۳) کتاب التوحید، (۴) کتاب الحجۃ، وغیرہ۔

دوسرے جز میں:- (۱) کتاب الایمان والکفر (۲) کتاب الدعاء (۳) کتاب فضل القرآن (۴) کتاب العشرة

تیسرے جز میں:- (۱) کتاب الطہارۃ (۲) کتاب الحيض (۳) کتاب الجنائز (۴) کتاب الصلاة (۵) کتاب الزکاة۔

چوتھے جز میں:- تتمہ کتاب الزکاة جو باب الصدقة سے شروع ہوتی ہے اور (۱) کتاب الصیام (۲) کتاب الحج۔

پانچویں جز میں:- (۱) کتاب الجہاد (۲) کتاب المعیشتہ (۳) کتاب النکاح۔

چھٹے جز میں:- (۱) کتاب العقیقہ (۲) کتاب الطلاق (۳) کتاب العتق والتدبیر والکتابۃ (غلام، کنیز وغیرہ) (۴) کتاب

الصید (شکار) (۵) کتاب الذبائح (۶) کتاب الاطعمۃ (۷) کتاب الاشربة (۸) کتاب الزی والتجمل والمرءة (لباس

وغیرہ) (۹) کتاب الدواجن (شکاری جانور وغیرہ)۔

ساتویں جز میں:- (۱) کتاب الوصایا (۲) کتاب الموارث (۳) کتاب الحدود (۴) کتاب الديات (۵) کتاب

الشهادات (۶) کتاب القضاء والاحکام (۷) کتاب الایمان والندیر والکفارات

کتاب کافی کا آٹھواں جز جیسا کہ قبل ذکر کیا گیا ہے روضہ پر مشتمل ہے۔ جس میں خطوط، خطبات اور منتخب آیات

کے تاویلات ہیں مثلاً امام جمعہ صادق کا خط شیعہ جماعت کے لئے، خطبہ جناب امیر المومنین علیہ السلام، فضائل شیعہ،

وغیرہ ہیں۔

کتاب کافی میں جملہ سولہ ہزار ایک سو ننانوے (۱۶۱۹۹) احادیث ہیں اور بعض کتابوں میں مثلاً ”فہرست طوسی“ میں ۱۶۹۹۰

ہیں۔ بعض لکھتے ہیں کہ اس میں ۱۶۱۲۱، اور کسی نے اس کی تعداد ۱۶۱۱۹ بتلائی ہے۔ شاید یہ اختلاف احادیث کے تکرار کی

وجہ سے ہوئی ہو۔ جس میں علماء کرام اور ناقدین نے (۹۴۸۵) احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے، علامہ مجلسی نے اپنی کتاب

مرآة العقول جو اصل میں شرح کافی ہے اس میں آپ نے ضعیف، صحیح، باوثوق، یا قوی احادیث کی وضاحت فرمائی ہیں۔ دور

حاضر کے محقق محمد باقر بہبودی نے ایک کتاب تالیف کی ہے بنام ”صحیح کافی“ جو بیروت میں ۱۴۰۲ھ طبع ہوئی ہے اس

میں انھوں نے الکافی کے (۱۶۱۲۱) احادیث کا تجزیہ فرمایا اور صرف (۲۴۲۸) احادیث کو صحیح قرار دیا اور باقی کو غیر صحیح قرار دیا۔ ان کا یہ تجزیہ رجال کی کتاب جس کو ابن الغضائری ابو الحسن بن احمد بن محمد بن الحسن بن علی بن ابی طالب نے مرتب کیا تھا پر مبنی ہے۔ شیخ کلینی جن کے مرتبہ اور علم کا مقام نہ صرف علمائے مکتب اہل بیت ثناخواں ہیں اہل سنت کے علماء جیسے ابن حجر عسقلانی جو رجال کے اور حدیث میں امام مانے جاتے ہیں وہ اپنی کتاب لسان المیزان ج ۵ ص ۲۳۳ سلسلہ ۱۴۱۹، تاریخ کامل ج ۸ ص ۲۳۳۔ ہو الفقیہ الامام علی مذهب اہل بیت عالم فی مذہبہم کبیر فاضل عندہم مشہور: یعنی مذہب اہل بیت کے فقیہوں کے امام بڑے عال و فاضل تھے اور ان کے (شیعوں) یہاں بہت مشہور تھے۔ جن محققین نے کتاب الکافی کی تحقیق کی ہے انھوں نے تعداد احادیث اور ان کی نوعیت حسب ذیل بتلائی ہیں۔

نام محقق	کل تعداد	صحیح احادیث	حسن	قوی	مؤثق	ضعیف
شیخ یوسف بن احمد البحرانی لؤلؤة البحرین	۱۶۱۲۱	۵۰۷۲	۳۰۲	۱۴۴	۱۱۱۸	۹۴۸۵
علامہ تنکانی قصص العلماء	۱۶۱۱۹	۵۰۷۲	۱۴۴	۳۰۲	۱۱۱۶	۹۴۸۵

علمائے مکتب اہل بیت میں شہید ثانیؒ متوفی ۹۶۵ھ نے الرعاہ فی علم الدراریہ ص ۷۷ تا ۸۶ میں احادیث کی تقسیم اور تعریف اس طرح کی ہے کہ:-

صحیح: وہ حدیث جس کا سلسلہ سند معصوم سے ملتا ہو اور راوی مذہب کے لحاظ سے سب عادل، شیعہ، ہوں۔ اس حدیث پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں بشرطیکہ یہ کسی دوسری صحیح حدیث سے نہ ٹکراتی ہو۔

حسن: وہ حدیث جس کا سلسلہ سند معصوم سے ملتا ہو، شیعہ ہوں، مگر عدالت کے بارے میں کوئی علم نہ ہو۔

حدیث حسن کے بارے میں اختلاف ہے بعض علماء راوی کے عادل ہونے کی شرط رکھی ہے اور بغیر عدالت کے اس حدیث پر عمل کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ بعض کا یہ تقاضا ہے کہ اگر حدیث حسن علماء مذہب شیعہ میں شہرت رکھتی ہو تو وہ قابل قبول ہے۔

مؤثق: وہ حدیث جس کا سلسلہ سند معصوم سے ملتا ہو، اور اس کی تصدیق علماء نے بھی کی ہو۔ مگر راوی غیر شیعہ بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسی روایت کو قوی بھی کہا جاتا ہے۔ مگر اس میں شرط ہے کہ راوی شیعہ ہوں اور ان کے صادق یا کاذب ہونے کا کوئی علم نہ ہو۔ اس حدیث کے بارے میں بھی اختلاف بعض کا کہنا ہے کہ اگر حدیث مشہور ہو اور تو اس پر عمل جائز ہے۔  
ضعیف: وہ حدیث جن میں مذکورہ صفات نہ ہوں اور ان کے سلسلے میں اگر ایک راوی بھی مذموم، مجہول (غیر متعارف)، فاسد العقیدہ ہو۔

مرسل: وہ حدیث جس کا راوی وہ ہے جس سلسلہ کسی معصوم سے نہیں کی ملتا۔ اور حدیث کو معصوم سے نسبت دے یا کہہ دے کسی تابعی نے معصوم سے سنا ہو۔ بعض علماء اس حدیث کے بارے کہتے ہیں اگر راوی کی صداقت کا علم ہو تو قابل قبول ورنہ نہیں۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ کسی بھی عالم نے جملہ احادیث کو صحیح نہیں قرار دیا ہے اور سب کا ایک مشترکہ ایمان ہے اول تا آخر اگر کوئی کتاب صحیح ہے تو وہ صرف اور صرف قرآن مجید ہے اور اس کے علاوہ کوئی کتاب صحت میں اس کی شریک نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتی ہے۔ علمائے مکتب اہل بیت نے قانونی طور پر کسی حدیث کے صحیح اور غلط ہونے کی تحقیق صرف ان روایات کے بارے میں کی ہے جن سے شریعت کے احکام استنباط (Extract) کرنا تھا۔ اور جن پر اعمال کا دارومدار تھا، اور وہ روایات جن کا تعلق سیرت انبیاء، سیرت ائمہ و اصحاب، تاریخ ان کو قابل تحقیق نہیں سمجھا ہے اور ان راویوں سے بھی نقل کیا ہے جن کی کوئی حیثیت میدان فقہ میں نہیں تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ تفسیر، سیرت کے ذیل میں ان راویوں کے روایات کو بھی درج کیا ہے جو مکتب خلفاء سے تھے اور جو بالکل بے بنیاد تھیں اور کئی مقامات پر اس پر بحث بھی کی گئی ہے۔ وسائل الشیعہ یا جامع احادیث الشیعہ میں ان روایات کو درج کیا اور تا کہ اس پر بحث کی جاسکے اور صحیح و ضعیف کا فیصلہ کیا جاسکے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ روایات مکتب خلافت کی تھیں اور ان کی تحقیق بھی نہیں کی گئی تھیں تو انہیں نقل کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی، جس کے وجہ سے کتاب کے اعتماد پر حرف آسکتا ہو اور بدنامی کا سبب ہو۔ اس کا جواب شاید یہی ہو کہ علمائے اعلام نے صرف فقہی مسائل پر اپنی توجہ مبذول رکھی۔ اور علمی دیانت داری کا بھی تقاضہ تھا کہ جو بھی سامنے حدیث ہے اس کو اپنی فکر کی بنا پر اور اپنے اعتقاد کی بنا پر نظر انداز نہ کرتے۔ جیسے کہ انہیں یہ شائد یہ محسوس ہوا ہو کہ اگر کوئی ایسی حدیث آجائے جیسے رسول اللہ ﷺ وآلہ کے چار بیٹیاں ہو تو اس سے اصل اسلام پر کیا فرق پڑے گا۔ کتاب الکافی کی شرح، ترجمہ کا سلسلہ آج تک اس کی اہمیت کی بنا پر جاری ہے۔ چنانچہ ذیل میں جن علمائے کرام نے اس سلسلے میں محنت کی وہ حسب ذیل ہیں۔

مرآة العقول----- علامہ مجلسی متوفی ۱۱۰۰ھ

شرح اصول کافی----- ملا محمد صالح مازندرانی متوفی ۱۰۸۱ھ

الکلینی والکافی----- ڈاکٹر شیخ محمد رسول الغفاری

علامہ مفتی محمد عباس طاب ثرہ نے الکافی سے روایات کو جمع کر کے انہار الانوار، جوامع الکلم اور جواہر الکلام سے موسوم خلاصہ مرتب کیا۔

علامہ ظفر حسن قبلہ امر وہی ادیب اعظم نے اصول کافی (الکافی کے دو جلد) کا اردو ترجمہ الشافی کے نام سے پانچ (۵) جلدوں میں شائع فرمایا۔

حجۃ الاسلام مولانا شیخ محمد سرور مقیم امریکہ نے الکافی کا انگریزی زبان میں ۸ جلدوں میں ترجمہ فرمایا ہے جس میں چار جلد (الکافی کے دوسری جلد تک) طبع ہو چکی ہیں اور سرمایہ کمی کی وجہ سے باقی جلدیں طبع نہ ہو سکیں۔

من الاحضرة الفقیہ

یہ کتاب شیخ محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی کی تصنیف ہے آپ کا مشہور لقب شیخ صدوق اور کنیت ابو جعفر تھی ولادت ۳۰۶ھ اور وفات ۳۸۱ھ میں ہوئی تھی۔ اس کتاب میں کل ۱۶۶۶ ابواب ہیں اور کل ۵۹۶۳ احادیث ہیں جس میں ۳۹۱۳ باسند اور ۲۰۵۰ مرسل ہیں۔ مرسل حدیث کی تعریف مذکور ہو چکی ہے۔ یہ کتاب موجودہ دور میں رسالہ عملیہ کا مقام رکھتی ہے فرق یہ ہے کہ عملیہ میں مسائل بیان کئے جاتے ہیں اور اس کتاب میں مسائل کے حل کے لئے روایات مذکور ہیں۔

اس کتاب میں اور الکافی میں فرق یہ ہے کہ الکافی میں روایات مع اسناد کے بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے آخر میں تمام اسناد کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں میں تقسیم ہے۔ جس میں (۵۴۶) باب ہیں۔

پہلی جلد میں: ۸۷ باب ہیں۔ جس میں (۱۶۱۸) احادیث ہیں۔ جس میں ۷۷۷ احادیث مُسند ہیں اور ۸۴۱ مرسل ہیں۔

دوسری جلد: میں ۲۰۸ باب ہیں جس میں (۶۷۰) احادیث ہیں۔ جس میں ۱۶۰۴ مُسند اور ۵۷۳ مرسل ہیں۔

تیسری جلد: ۷۸ باب ہیں جس میں (۱۳۰۵) احادیث جس میں ۱۲۹۵ مُسند اور ۵۱۰ مرسل ہیں۔

چوتھی جلد: (۱۷۲) باب ہیں جس میں (۹۰۳) احادیث ہیں جس میں (۷۷۷) مُسند اور (۱۲۶) مرسل ہیں۔

من الاحضرة الفقیہ کا ترجمہ اردو زبان میں حجۃ الاسلام سید حسن امداد مدظلہ العالی نے فرمایا ہے۔

چند فتاویٰ جو عجیب بھی ہو سکتی ہیں جنہیں علماء نے ضعیف اور مرفوع ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کیا وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ اور عمامہ باندھنے والا جب تک تحت الحنک نہ نکالے اُس کے لئے نماز جائز نہیں (اردو جلد اول ص ۱۴۶ سلسلہ ۸۱۷)۔

۲۔ غروب آفتاب (SunSet) کو نماز مغرب کا اول وقت بتلایا ہے۔ (جلد اول اردو ص ۱۲۱: باب نماز کے اوقات

سلسلہ ۶۵۵ ”حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا جب قرص آفتاب غائب ہو جائے تو مغرب کا وقت

ہو گیا۔)

۳۔ تشہد میں درود کو حذف کر دیا گیا ہے (اردو جلد اول ص ۱۷۹ سلسلہ ۹۴۴)۔

## تہذیب الاحکام

شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسیؒ متوفی ۳۶۰ھ نے تالیف فرمایا۔ یہ دراصل رسالہ المقنعہ کی شرح ہے جسے شیخ مفیدؒ نے تالیف کیا تھا یہ کتاب بھی فقہ ہی کے موضوع پر ہے۔ یہ کتاب ۱۰ جلدوں (۳۹۳) ابواب اور (۱۳۵۹۰) احادیث میں شائع ہوئی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

جلد	عنوان کتاب	ابواب
۱	باب الاحداث الموجبة للطهارة	۹
۲	کتاب الصلاة	۱۹
۳	کتاب الصلاة (باقی)	۴۱
۴	کتاب الزکاة	۳۹
	کتاب الصيام	۳۳
۵	کتاب الحج	۲۶
۶	زیارات رسولؐ ، ائمہ ، اولیاء	۵۳
	کتاب الجهاد	۲۷
	کتاب الديون، القرض	۶
	کتاب القضايا والاحکام	۶
	کتاب المكاسب	۲
۷	کتاب التجارات	۲۰
	کتاب النکاح	۲۰
۸	کتاب الطلاق	۹
	کتاب العتق	۳
	کتاب الایمان، الکفارات	۳
۹	کتاب الصيد	۲
	کتاب الوقوف	۲
	کتاب الوصايا	۱۶
	کتاب الفرائض والموارث	۲۵
۱۰	کتاب الحدود	۱۰
	کتاب الديات	۱۸

### الاستبصار

یہ کتاب تہذیب کے بعد شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی متوفی ۴۶۰ھ نے تالیف فرمائی تھی۔ شیخ طوسی نے ہر دو کتابوں میں یہ لکھ دیا ہے کہ فلاں، فلاں روایت ضعیف ہے اور ناقابل عمل ہے۔ یہ کتاب (۴) جلدوں (۹۹۲) ابواب اور بعض نسخوں میں (۹۱۵) ابواب ہیں، اور (۵۵۲۱، یا ۵۵۱۱) احادیث پر مشتمل ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

جلد	عنوان	ابواب
۱	کتاب الطہارۃ (غسل، تیمم، غسل میت وغیرہ)	۱۲۷
	کتاب الصلاة	۱۷۳
۲	کتاب الزکاة	۳۱
	کتاب الصیام	۴۸
	کتاب الحج	۱۵۱
۳	کتاب الجہاد	۳
	کتاب الدیون	۵
	کتاب الشهادة	۱۳
	کتاب القضايات والاحکام	۴
	کتاب المكاسب	۱۶
	کتاب البيوع	۴۷
	کتاب النکاح	۶۷
	کتاب الطلاق	۶۷
۴	کتاب العتق	۲۱
	کتاب الايمانہ، الذبور، والكفارات	۱۶
	کتاب الصيد والذبايح	۱۸
	کتاب الاطعمة والاشربة	۵
	کتاب الوقوف والصدقات	۷
	کتاب الوصايا	۲۰
	کتاب الفرائض، والميراث	۲۸
	کتاب الحدود	۳۳
	کتاب الدييات	۲۸

حرف آخر: علامہ سید ذیشان حیدر جوادیؒ نے اپنے ایک مضمون ”خبر واحد“ میں تحریر فرمایا کہ: شیخ بہاء الدینؒ عالمی کا ارشاد ہے کہ روایات کی تقسیم کا سلسلہ علامہ حلیؒ متوفی ۲۶۱ھ کے دور سے شروع ہوا اور دیگر محققین کا کہنا ہے کہ اس کی تقسیم کے موجد جمال الدین ابن طاوسؒ ہیں۔ ساتوں صدی ہجری سے قبل حدیث کے صحیح ہونے کا معیار راویوں کے صحیح العقیدہ اور عادل ہونا نہیں تھا۔

مکتب اہل بیت کی کتابوں کو موضوع کے لحاظ سے اجمالی طور پر پیش ہیں:-

۱۔ **جوامع احادیث:** اس صفت میں فقہی، اعتقادی، اور اخلاقی روایتوں پر مشتمل ہیں اس قسم کی کتابوں علماء کرام

”جوامع“ کا نام دیا ہے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل کتابوں کا ذکر ضروری ہے:-

- ۱۔ الکافی..... تالیف محمد بن یعقوب کلینیؒ..... متوفی ۳۲۹ھ
- ۲۔ الوافی..... تالیف محسن فیض کاشانیؒ..... متوفی ۱۰۹۱ھ
- ۳۔ بحار الانوار..... تالیف محمد باقر مجلسیؒ..... متوفی ۱۱۱۱ھ

۲۔ **عقائد:** اس قسم کی کتابوں میں توحید، نبوت، امامت اور قیامت سے متعلق اعتقادی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ التوحید..... تالیف شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ
- ۲۔ کمال الدین و تمام النعمة..... تالیف شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ
- ۳۔ کفاية الاثر في النص الاثمة الاثنى عشر - تالیف علی بن محمد الخزاز الرازیؒ (آپ کا شمار چوتھی صدی ہجری کے علماء میں ہے)
- ۴۔ الغيبة..... تالیف محمد بن ابراہیم العممانیؒ (آپ کا شمار چوتھی صدی ہجری کے علماء میں ہے)
- ۵۔ الغيبة..... تالیف شیخ ابی جعفر محمد بن حسن الطوسیؒ ”شیخ الطائفة“ متوفی ۳۶۰ھ
- ۶۔ خصائص الاثمة تالیف الشریف سید رضیؒ متوفی ۴۰۶ھ
- ۷۔ الاحتجاج دو جلد تالیف ابی منصور احمد بن علی ابن ابی طالب الطبرسی متوفی چھٹی صدی
- ۸۔ اثبات المهداة تالیف محمد بن حسن الحر العاملیؒ متوفی ۱۱۰۴ھ

۳۔ **فقہ:** جن کتابوں میں صرف فقہی احادیث کو جمع کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ من لا یحضرہ والفقہ..... تالیف شیخ صدوقؒ

- ۲ تہذیب الاحکام..... تالیف شیخ طوسی
- ۳ الاستبصار..... تالیف شیخ طوسی
- ۴ وسائل الشیخہ..... تالیف محمد بن حسن الحر العاملی متوفی ۱۱۰۴ھ
- ۵ مستدرک الوسائل..... تالیف میرزا حسین النوری متوفی ۱۳۲۰ھ

تفاسیر: بہت سی کتابیں جن میں تفسیری احادیث جمع کی گئی ہیں ان میں سے چند نام ہیں:-

شمار	اسم کتاب	جلد	اسم مولف	وفات
۱	تفسیر اُبی حمزۃ الثمالی	۱	ابو حمزۃ الثمالی	۱۴۸ھ
۲	تفسیر الامام حسن عسکری	۱	منسوب امام حسن عسکری	۱۲۶۰ھ
۳	تفسیر العیاشی	۲	محمد بن مسعود العیاش	۳۲۰ھ
۴	تفسیر القمی	۲	علی بن ابراہیم القمی	۳۲۹ھ
۵	تفسیر الفرات	۱	فرات بن ابراہیم الکوفی	۳۵۲ھ
۶	حقائق التاویل	۱	الشریف الرضی	۴۰۶ھ
۷	التبیان	۱۰	الشیخ الطوسی	۴۶۰ھ
۸	تفسیر مجمع البیان	۱۰	الشیخ الطبرسی	۵۶۹ھ
۹	تفسیر جوامع الجامع	۲	الشیخ الطبرسی	۵۶۰ھ
۱۰	فقہ القران	۲	القطب الراوندی	۵۷۷ھ
۱۱	خصائص الوحی المبین	۱	الحافظ ابن البطریق	۶۰۰ھ
۱۲	إملاء ما من به الرحمن	۲	ابو البقاء العکبری	۶۱۶ھ
۱۳	تفسیر غریب القران	۱	فخر الدین الطریحی	۱۰۸۵ھ
۱۴	تفسیر الصافی	۵	الفیض الکاشانی	۱۰۹۱ھ
۱۵	تفسیر الاصفی	۲	الفیض الکاشانی	۱۰۹۱ھ
۱۶	تفسیر نور الثقلین	۵	الشیخ الحویزی	۱۱۱۲ھ

۱۷	تفسیر کنز الدقائق	۲	میرزا محمد المشہدی	۱۱۲۵ھ
۱۸	تفسیر القرآن الکریم	۵	السید مصطفیٰ الخمینی	۱۲۹۸ھ
۱۹	البيان فی تفسیر القرآن	۱	السید الخوئی	۱۳۱۱ھ
۲۰	تفسیر المیزان	۲۰	السید الطبا طبائی	۱۳۱۲ھ
۲۱	تفسیر نمونہ	۲۷	آیت اللہ مکارم شیرازی	باحیات
۲۲	البرهان فی تفسیر القرآن	۱۰	سید ہاشم حسینی البحرانی	۱۱۰۷ھ

شیعہ علماء نے تفسیریں لکھیں مگر ناپید۔ اگر غیر شیعہ سلاطین نے تفسیریں لکھوائیں تو اہل سنت کے مزاج کے موافق رہیں تو قبول کیا اور اُس کا وجود باقی رہا۔ یہ ذہن نشین رہے کہ شیعہ علماء کس طرح اپنی زندگیاں گذاریں ہوں گے جب کو انہیں تہمت، الزامات سے گذرنا ہوتا تھا۔ ذرا اسی بات پر گھر برباد ہوتے تھے سولی پر چڑھا دینا معمولی بات تھی۔ صدیوں گذرنے کے باوجود صرف قرآن کے سلسلے میں آج بھی شیعوں پر کئی الزامات لگائے جاتے ہیں۔ کفر کے فتویٰ جاری ہیں۔ ان تمام مشکلات کے باوجود اگر چند تفاسیر سامنے آئیں ہوں تو صرف معجزہ ہی ہو سکتا ہے۔

فہرست شیعہ علماء جنہوں نے اردو زبان میں علوم قرآن پر کتابیں تحریر فرمائیں:-

۱۔ سید عماد زنگی پوری وفات تقریباً ۱۱۵۳ھ

آپ قیس زنگی پوری کے اجداد میں تھے آپ کا ترجمہ و حواشی پر مشتمل قرآن مجید مکتبہ آیت اللہ مرعشی کے شعبہ مخطوطات میں موجود ہے۔ آپ کا سن وفات معلوم نہیں مگر سن تالیف تقریباً ۱۱۵۳ھ ہے۔

۲۔ یاد علیٰ نصیر آبادی وفات ۱۲۵۳ھ

آپ سید دلدار علیٰ غفران ماب کے شاگردوں میں تھے۔ بعض لوگوں کو اشتباہ ہوا کہ آپ نے اردو زبان میں تفسیر قرآن لکھی تھی یا فارسی میں۔ حقیقت یہ ہے کہ محققین اس بات پر متفق ہیں کہ آپ نے اردو زبان میں تفسیر تحریر فرمائی تھی۔ جناب مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی کا بھی یہی خیال ہے جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب مطلع الانوار میں آپ کی تالیف کو فارسی زبان کی تحریر نہیں لکھا ہے۔ جناب نجم الحسن کر اوروی مرحوم نے روح القرآن میں صراحتاً اسے اردو تفسیر لکھا ہے۔

۳۔ مرزا امداد علیٰ وفات ۱۲۷۴ھ

پروفیسر مسعود حسن ادیب مرحوم اپنے گراں قدر علمی مقالے ”شاہان اودھ“ میں خطی مصادر سے عہد امجد علی شاہ میں تفسیر منہج الصادقین کے اردو ترجمے کا ذکر کیا ہے یہ ترجمہ ۱۲۵۹ھ میں مرزا امداد علی مرحوم نے مکمل کیا اس کے علاوہ ایک

مترجم قرآن مجید امداد علیؒ کے نام سے مرتضیٰ حسین فاضل مرحوم کے کتب خانے میں موجود ہے۔

۴۔ سید علیؒ بن غفران مآب وفات ۱۲۵۹ھ

آپ کی تفسیر کا نام توضیح مجید ہے ”تذکرہ بے بہا“ میں حوالہ موجود ہے۔

۵۔ محمد باقر دہلویؒ وفات ۱۲۷۴ھ

آپ محمد حسین آزاد مرحوم کے والد تھے۔ آپ نے ترجمہ و تفسیر قرآن پر مشتمل کتاب تالیف کی۔

۶۔ علی اکبرؒ بن سید محمد سلطان العلماء وفات ۱۲۸۶ھ آپ نے سورۃ یوسف کی اردو تفسیر فرمائی تھی۔

۷۔ ملک العلماء سید بندہ حسینؒ وفات ۱۲۹۶ھ

آپ نے تفسیر شیریں کے نام سے اردو میں تالیف فرمائی۔

۸۔ عمار علیؒ سونی پتی وفات ۱۳۰۴ھ

آپ نے اردو زبان میں چار جلدوں پر مشتمل تفسیر تحریر فرمائی جس کا نام عمدۃ البیان ہے۔

۹۔ تاج العلماء سید علی محمدؒ وفات ۱۳۱۲ھ

آپ نے ترجمہ قرآن و تفسیر اردو میں تحریر فرمائی جو شائع بھی ہوئی۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل علمائے کرام نے تفسیر قرآن اردو میں فرمائی۔

۱۰۔ مولانا حافظ فرمان علی متوفی ۱۳۳۴ھ؛ محمد مرتضیٰ متوفی ۱۳۳۵ھ؛ مولانا سید محمد ہارون زنگی پوری متوفی ۱۳۳۹ھ؛ مولانا

مقبول احمد متوفی ۱۳۴۰ھ؛ مولانا بہادر علی شاہ جد حافظ ذوالفقار علی شاہ متوفی ۱۳۳۵ھ؛ ممتاز العلماء سید محمد تقی متوفی ۱۳۴۱ھ؛

مولانا اعجاز حسین بدایونی متوفی ۱۳۵۰ھ؛ مولانا راحت حسین گوپال پوری متوفی ۱۳۷۴ھ؛ مولانا سید علی حیدر متوفی

۱۳۸۰ھ؛ مولانا حافظ کفایت حسین متوفی ۱۳۸۸ھ؛ مولانا مرزا احمد علی متوفی ۱۳۹۰ھ؛ مولانا امداد حسین کاظمی ۱۳۹۵ھ؛

مولانا علی نقی نقوی مرحوم ”نقن صاحب قبلہ“ تفسیر فصل الخطاب ۷ جلدوں میں؛ مرزا یوسف حسین؛

مولانا حسین بخش جاڑا، مولانا ظفر حسین مرحوم امر وہوی؛ علامہ ذیشان حیدر جوادی مرحوم، مولانا طالب جوہری؛ مولانا

شیخ محسن علی نجفی۔

**متفرقات:** جیسے اخلاقیات، ادب تاریخ، وغیرہ نظم و ترتیب کے رعایت کے بغیر پیش ہیں:

۱۔ المحاسن از احمد بن عبداللہ برقی تیسری صدی

۲۔ الخصال از شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

۳۔ ثواب الاعمال از شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ

- ۴۔ المواعظ از از شیخ صدوق ۳۸۱ھ
- ۵۔ صفات الشیعة از شیخ صدوق ۳۸۱ھ
- ۶۔ مکارم الاخلاق از حسن بن فضل الطبرسی چھٹی صدی
- ۷۔ مشکاة الانوار از ابی الفضل علی طبرسی ساتویں صدی
- تاریخ و سیرت: صرف چند نام جو مشہور ہیں:-
- ۱۔ الغارات (۲ جلد) از ابی اسحاق ثقفی متوفی ۲۸۳ھ
- ۲۔ دلائل الامامة از ابی جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری الصغیر (یہ تاریخ طبری الامم والملوک والے طبری نہیں ہے)
- پانچ ہجری
- ۳۔ اختیار معارفہ الرجال از از شیخ طوسی متوفی ۴۶۰ھ
- ۴۔ رجال النجاشی از ابوالعباس احمد بن علی النجاشی الاسدی متوفی ۴۵۰ھ
- ۵۔ مناقب ال ابی طالب (۳ جلد) از ابن شہر آشوب متوفی ۵۸۸ھ
- ۶۔ کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمة (۳ جلد) از علی بن عیسیٰ ابی الفتح الارذبیلی متوفی ۶۹۳ھ
- ۷۔ علل الشرائع از شیخ صدوق ۳۸۱ھ
- ۸۔ عیون الاخبار الرضا از شیخ صدوق ۳۸۱ھ
- ۹۔ معانی الاخبار از شیخ صدوق ۳۸۱ھ
- ۱۰۔ الامالی از شیخ صدوق ۳۸۱ھ
- ۱۱۔ الامالی از شیخ مفید متوفی ۴۱۳ھ
- ۱۲۔ الامالی از شیخ طوسی متوفی ۴۶۰ھ
- ۱۳۔ نصح البلاغہ از سید رضی متوفی
- ۱۴۔ تحف العقول ابو محمد حسن بن علی بن شعبۃ الحرانی چوتھی صدی
- ناظرین کرام فہرست طویل ہے چند کتابیں جو مشہور ہیں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔